بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9/ اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کا ذکر چل رہا تھا، آپؓ کا کیا مقام تھا اس کے متعلق حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ہم، لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطابؓ اور پھر حضرت عثمان بن عفانؓ۔ اسی طرح کی ایک روایت میں محمد بن حنفیہ نے اپنے والد حضرت علیؓ سے مسلمانوں میں افضل لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علیؓ نے بھی یہی ترتیب بیان کی۔ جب آپؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت عثمانؓ کے بعد آپ سب سے بہتر ہیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا مَیں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

آنحضرت ﷺ کی نظر میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام تھا اس کا اندازہ اس واقعے سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں کسی شخص کا جنازہ لایا گیا لیکن آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑی ہو۔ آپؐ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا پس اللہ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کی انصاف پسندی کا یہ عالَم تھا کہ ایک مرتبہ آپؓ کے بھائی ولید کے متعلق شکایت موصول ہوئی تو آپؓ نے اسے بھی سزا دی۔ آپؓ نے قرابت کا لحاظ نہیں فرمایا بلکہ قرابت کی وجہ سے اسے دوگنا سزا دی۔ بجائے چالیس کے اسّی کوڑے لگوائے۔

حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؓ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور

اچھی طرح وضو کیا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو جو گناہ بھی اس سے پہلے ہو چکے ہیں ان سب سے اس کی مغفرت کی جائے گی۔

جمعے کے دن دوسری اذان کا اضافہ بھی حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہوا تھا۔ اس سے قبل جمعے کے دن پہلی اذان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمانؓ کے زمانے میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو اس دَور میں دوسری اذان کا رواج پڑا جو مسجد کے دروازے پر پڑے ہوئے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر دی جاتی تھی۔

عید کے روز جمعے کی نماز سے رخصت کے متعلق روایت ملتی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے عید کی نماز پڑھائی اور وہ جمعے کا دن تھا۔ آپؓ نے خطبے سے قبل نماز پڑھائی پھر لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا اے لوگو! یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ پس مدینے کے اطراف میں رہنے والوں میں سے جو جمعے کا انتظار کرنا چاہتا ہے تو وہ انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا پسند کرتا ہے تو اس کو میری طرف سے واپس جانے کی اجازت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ 'فقہ احمدیہ' میں ایک چیز لکھی ہوئی ہے جس کے ابھی تک مجھے تو کوئی واضح ثبوت نہیں ملے۔ وہاں یہ روایت درج ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا: ایک دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں ان کو اکٹھا کر کے پڑھا جائے گا چنانچہ آپؓ نے دونوں کے لیے دو رکعتیں دوپہر سے پہلے پڑھیں۔ اس کے بعد عصر تک کوئی نماز نہ پڑھی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس بارے میں ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی یہی فرمایا تھا کیونکہ کوئی اور ایسی روایت نہیں ملی جو براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعامل سے یا عمل سے ثابت ہوتی ہو کہ جبکہ ظہر کی نماز بھی چھوڑی گئی ہو۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمانؓ داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے اشارۃً فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اذان کے بعد بھی دیر سے آتے ہیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! مَیں تو اذان سنتے ہی وضو کر کے چلا آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا صرف وضو! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی جمعے کے لیے آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔

حضرت عثمانؓ روایاتِ حدیث میں حد درجہ محتاط تھے چنانچہ دوسرے صحابہ کی نسبت حضرت عثمانؓ سے مرفوع

احادیث بہت کم مروی ہیں۔ آپؓ کی کُل روایات کی تعداد 146 ہے۔ آپؓ فرماتے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف وہ منسوب کرے گا جو مَیں نے نہیں کہا، سو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

روایات کے مطابق حضرت عثمانؓ نے آٹھ شادیاں کیں۔ یہ سب شادیاں آپؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ یہ سب واقعی دین میں امین تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ نے شیخین اور تیسرے ذوالنورین ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔

پھر اہلِ تشیع کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم صحابہ کو گالیاں دیتے اور امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ خدا کی کتاب میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ 'بیاضِ عثمان' ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تم نے اسلام کو ایسا سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جس کی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہے۔ فرمایا: مجھے میرے رب کی طرف سے خلافت کے بارے میں از روئے تحقیق تعلیم دی گئی ہے اور مجھ پر میرے رب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ صدیق اور فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم نیکوکار اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چُن لیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی حضرت عثمانؓ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔ آئندہ ان شاء اللہ حضرت عمرؓ کا ذکر شروع ہوگا۔

اس کے بعد حضورِ انور نے 'الاسلام' ٹیم کی طرف سے تیار کردہ قرآن کریم کے جدید سرچ انجن کے پہلے ورژن کے اجرا کا اعلان فرمایا۔ یہ ویب سائٹ 'الاسلام' سے علیحدہ بھی دیکھی جاسکتی ہے جس میں کسی بھی سورت، آیت، لفظ یا مضمون کو عربی، انگریزی یا اردو میں ایک جدید سرچ انجن کے ذریعے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح 'الاسلام' ویب سائٹ پر قرآن پڑھنے، سننے اور سرچ کی ویب سائٹ کا بھی نیا دیدہ زیب ورژن تیار کیا گیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ پراجیکٹ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنے اور احبابِ جماعت بھی ان سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے ایک مرتبہ پھر دعا کی تحریک فرمائی۔

بعدہ حضور انور نے مکرم محمد صادق صاحب درگارام پوری، مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن ربوہ، مکرم منظور احمد شاد صاحب، مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن سلیم صاحب یو۔ایس۔اے،

مکرم ناصر پیٹر لوٹسین صاحب جرمنی، مکرمہ رضیہ تنویر صاحبہ کینیڈا، مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سرگودھا، محترمہ بشریٰ حمید انور عدنی صاحبہ، محترمہ نور الصباح الظفر صاحبہ، مکرم سلطان علی ریحان صاحب، مکرم خالد سعد اللہ المصری صاحب اردن، مکرم محمد منیر صاحب ربوہ، ماسٹر نذیر احمد صاحب ربوہ کا ذکر خیر فرمایا۔

حضور انور نے مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ وقف زندگی آف کالا بن ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 26 مارچ کو چھپن سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا مکرم بہادر علی صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ اس خاندان کے تیرہ افراد بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بطور مبلغ چونتیس سال چھ ماہ ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا جہاں بھی تقرر ہوا بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ اور پوری محنت اور لگن سے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آخر وقت تک نبھاتے رہے۔ تبلیغ کا اچھا ملکہ رکھتے تھے میدان تبلیغ میں درپیش پریشانیوں اور مخالفتوں پر ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے تھے۔ نہایت صابر شاکر قناعت شعار اور نڈر مبلغ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹا بشیر الدین قادر جامعہ احمدیہ قادیان کی آخری کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

حضور انور نے مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ یکم اپریل کو 85 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت قاضی اشرف علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور قاضی شاد بخش صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے دور درویشی اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر سے گزارا۔ نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن کریم کا بھی بڑا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے انتہائی تعلق رکھنے والی۔ بچوں کو بھی اس حوالے سے تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔